رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

# فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم احمد

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۲ شوال ۱۳۴۹ھ | نمبر ۴۲ (۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے بحمد للہ اچھی ہے ۔

(۲) ۱۵ فروری کو مکرمی مولوی حافظ مبارک احمد صاحب نے ختم قرآن کی خوشی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور آپکے معزز خدام کو اپنے پر تکلف دعوت طعام دی۔ بعد فراغت طعام حضور نے بشمول حاضرین حافظ صاحب سلمہ اللہ کیلئے دعا فرمائی حافظ صاحب سلسلہ کے مشہور عالم حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم و مغفور کے داماد ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

(۳) درخواست دعا۔ مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب ہوم انسپکٹر پولیس سکھر جو بعض دشمنوں کی طرف سے ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں انکے لئے فاروق میں پہلے بھی دعا کی درخواست کیگئی ہے۔ اب پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ احباب درد دل سے شیخ صاحب کی باعزت بریت کیلئے دعا کریں۔ ۲۷ فروری کو فیصلہ سنایا جائیگا۔

(۴) اسی طرح برادرم چوہدری نذیر احمد صاحب پنچایت آفیسر ضلع گورداسپور کے خلاف بعض مخالفین نے ایک فوجداری مقدمہ کر رکھا ہے۔ احباب ان کے لئے بھی باعزت بریت کی دعا فرمائیں۔

## اگر آپ دشمنانِ سلسلہ کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں تو اخبار فاروق کے خریدار بنئے

یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جب خدا تعالےٰ دنیا کی اصلاح کیلئے کوئی مامور یا مرسل بھیجتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کے دوست اور دشمن بھی پیدا کر دیتا ہے۔ تا کہ حق و باطل کا مقابلہ ہو کر دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ کہ اس کا بھیجا ہوا۔ اپنے دعوے میں سچا اور خدا کی طرف سے ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جب خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی اور اصلاح کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کو دنیا میں بھیجا۔ تو اپنی قدیم سنت کذالک جعلنا لکل نبی عدوا الآیۃ کے مطابق آپ کے مقابلہ میں محمد حسین بٹالوی۔ ثناء اللہ امرتسری۔ لیکھرام پشاوری۔ عبداللہ آتھم جیسے عدو مبین بھی کھڑے ہو گئے۔ اور ساتھ ہی آپ کے دوست بھی دین کی حفاظت کیلئے خدا تعالےٰ نے آپ کی مدد کیلئے پیدا کر دیئے۔ مثلاً حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ۔ مفتی محمد صادق صاحبؓ

مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق وغیرہ وغیرہ نے دشمنان سلسلہ کا قولی قلمی۔ علمی۔ مالی جانی مقابلہ کر کے سلسلہ کی وہ خدمت کی۔ کہ ان کا اجر اللہ تعالےٰ ہی دے سکتا ہے۔ الغرض یہی سلسلہ تا قیامت چلا جائیگا۔ جہاں نئے نئے دشمن پیدا ہوتے جائینگے۔ وہاں ان کے روکنے والے بھی خدا تعالےٰ پیدا کرتا رہیگا ۔

جب دیکھا جاتا ہے کہ نت نئے دشمن (اندرونی و بیرونی) پیدا ہو رہے ہیں۔ اور بانئے سلسلہ اور اُس کے خلفاء پر طرح طرح کے حملے کرتے رہتے ہیں تو ایمانی غیرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ان بدنہاد دشمنوں کا مقابلہ شد و مد سے کیا جائے۔ اگرچہ جان بھی جاتی ہے۔ مخالفین میں کوئی ایسی طاقت نہیں جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا کوئی ایسا اعتراض نہیں جس کا جواب نہیں بن پڑتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی جماعت میں وہ روح پھونکی۔ اور ایسا لٹریچر چھوڑا ہے جو قیامت تک کمزور اور ختم ہونے والا نہیں۔ اگر آپ احمدیت یا اسلام کے خلاف مخالفوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے نام کی آپ میں غیرت ہے اور نہیں چاہتے۔ کہ دشمنان کے بے ہودہ اعتراضات سنکر چپ رہیں۔ اور ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دینا چاہتے ہیں۔ تو اخبار فاروق کے خریدار بنئے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ایک احمدی اخبار فاروق کا مطالعہ کرنے والا ہو احمدیت کی تڑپ اور غیرت رکھتا ہو۔ کسی مخالف کے مقابلہ پر کس طرح پشت دکھا کر واپس آسکتا ہے۔ یہ ناممکن بات ہے۔ اس اخبار کے مطالعہ سے نہ صرف احمدیت کی واقفیت بلکہ معاندین سلسلہ کا ہر رنگ میں مقابلہ کرنے کی ایک جرأت اور قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب میں اور صداقت مسیح موعود پر زوردار مضامین شائع ہوتے ہیں۔

بجائے اس کے کہ میں اپنی طرف سے دوستوں کو تکلیف دوں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی سفارش جو حضور نے اخبار فاروق کے متعلق فرمائی ہے ذیل میں درج کرکے احباب کرام سے نہایت ادب سے درخواست کرونگا کہ جہاں تک ہو سکے۔ اس کی خریداری بڑھائیں۔ اور جو پرانے خریدار ہیں۔ وہ نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں:۔

## حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی فاروق کے متعلق سفارش

دسمبر ۲۹ء کے جلسہ سالانہ پر حضور فرماتے ہیں:۔

"اخبار فاروق اپنے مضامین کے لحاظ سے جماعت میں بے ضرورت نہیں۔ مجھے اکثر اسکے مضامین دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور میں ہمیشہ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ باوجود الفضل اور دوسرے اخبارات کے اس کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں ایسے مسائل پر بحث ہوتی ہے۔ کہ جو الفضل اور ان دوسرے جرائد میں جو انجمن کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ اس لئے میں جماعت کے دوستوں کو جو ابھی خریدار فاروق نہیں ہیں۔ اور ہر احمدی کو جو پہلے خود مکمل فہرست تیار کرلیں اور ہر محلہ کے ہر احمدی کے لئے ایک ایک پرچہ جاری کرائیں۔ اور ہر محلہ کے ذمہ دار احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے محلہ کی فہرست تیار کرک

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۳۱ء

## کلام الامام

(از مسیح موعود علیہ السلام)

## اتمام الحجۃ علی المخالفین

## "اعلان مباہلہ بجواب اشتہار عبدالحق غزنوی مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۱۰ھ"

ایک اشتہار مباہلہ مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۱۰ھ شائع کردہ عبدالحق غزنوی میری نظر سے گذرا۔ سو اس لئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ مجھ کو اس شخص اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے۔ مباہلہ منظور ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ القدیر میں تیسری یا چوتھی ذیقعد ۱۳۱۰ھ تک امرت سر میں پہونچ جاؤں گا۔ اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعدہ اور بالصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارھویں ذیقعد ۱۳۱۰ھ قرار پائی ہے۔ جس سے کسی صورت بھی تخلف لازم نہیں ہوگا اور مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم قرار پایا ہے۔ اور چونکہ دن کے پہلے حصہ میں قریباً بارہ بجے تک عیسائیوں سے درباره حقیت اسلام اس عاجز کا مباحثہ ہوگا۔ اور یہ مباحثہ برابر بارہ دن تک ہوتا رہیگا۔ اسلئے مکفرین جو مجھ کو کافر ٹھہرا کر مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ دو بجے سے شام تک مجھ کو فرصت ہوگی۔ اس وقت میں تیسری یا چوتھی ذیقعد ۱۳۱۰ھ تک امرت سر میں پہونچ جاؤں گا۔ اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعدہ اور بالصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارھویں ذیقعد ۱۳۱۰ھ قرار پائی ہے۔ جس سے کسی صورت بھی تخلف لازم نہیں ہوگا اور مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم قرار پایا ہے۔ اور چونکہ دن کے پہلے حصہ میں قریباً بارہ بجے تک عیسائیوں سے درباره حقیت اسلام اس عاجز کا مباحثہ ہوگا۔ اور یہ مباحثہ برابر بارہ دن تک ہوتا رہیگا۔ اسلئے مکفرین جو مجھ کو کافر ٹھہرا کر مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ دو بجے سے شام تک مجھ کو فرصت ہوگی۔ اس وقت میں تیسری یا چوتھی ذیقعد ۱۳۱۰ھ تک امرت سر میں پہونچ جاؤں گا۔ اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعدہ اور بالصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارھویں ذیقعد ۱۳۱۰ھ قرار پائی ہے۔ جس سے کسی صورت بھی تخلف لازم نہیں ہوگا اور مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم قرار پایا ہے۔ اور چونکہ دن کے پہلے حصہ میں قریباً بارہ بجے تک عیسائیوں سے درباره حقیت اسلام اس عاجز کا مباحثہ ہوگا۔ اور یہ مباحثہ برابر بارہ دن تک ہوتا رہیگا۔ اسلئے مکفرین جو مجھ کو کافر ٹھہرا کر مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ دو بجے سے شام تک مجھ کو فرصت ہوگی۔ اس وقت

میں بتاریخ دہم ذیقعد یا بصورت کسی عذر کے گیارہ ذیقعد ۱۳۱۰ھ کو مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ اور دہم ذیقعد اس مصلحت سے تاریخ قرار پائی ہے۔ کہ تا دوسرے علماء بھی جو اس عاجز کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر ٹھہراتے ہیں شریک مباہلہ ہوسکیں۔ جیسے محی الدین لکھوالے اور مولوی عبدالجبار صاحب اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور منشی سعداللہ مدرس ہائی سکول لدھیانہ۔ اور عبدالعزیز واعظ لدھیانہ اور منشی محمد عمر سابق ملازم ساکن لدھیانہ۔ اور مولوی محمد حسن صاحب رئیس لدھیانہ۔ اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اور پیر حیدر شاہ صاحب اور حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی اور میاں عبداللہ ٹونکی۔ اور مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی شاہدین صاحب اور مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس ہائی سکول لدھیانوی۔ اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور محمد علی واعظ ساکن بوپراں ضلع گوجرانوالہ۔ اور مولوی محمد اسحاق اور سلیمان ساکنان ریاست پٹیالہ۔ اور ظہور الحسن سجادہ نشین بٹالہ اور مولوی محمد ملازم مطبع کریم بخش لاہور وغیرہ۔ اور اگر یہ لوگ باوجود پہنچنے ہمارے رجسٹری شدہ اشتہارات کے حاضر میدان مباہلہ نہ ہوئے۔ تو یہی ایک پختہ دلیل اس بات پر ہوگی کہ وہ درحقیقت اپنے عقیدہ تکفیر میں اپنے تئیں کاذب اور ظالم اور ناحق پر سمجھتے ہیں۔ بالخصوص سب سے پہلے شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ کا فرض ہے۔ کہ میدان میں مباہلہ کے لئے تاریخ مقررہ پر امرت سر میں آجاوے۔ کیونکہ اس نے مباہلہ کے لئے خود درخواست بھی کردی ہے۔ اور یاد رہے کہ ہم بار بار مباہلہ کرنا نہیں چاہتے۔ کہ مباہلہ کوئی ہنسی کھیل نہیں۔ ابھی تمام مکفرین کا فیصلہ ہوجانا چاہیئے۔ پس جو شخص اب ہمارے اشتہار کے شائع ہونے کے بعد گریز کریگا۔ اور تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں ہوگا۔ آئندہ اس کا کوئی حق نہیں رہیگا۔ کہ پھر کبھی مباہلہ کی درخواست کرے۔ اور پھر ترک حیا میں داخل ہوگا۔ کہ غائبانہ کافر کہتا رہے۔ اتمام حجت کے لئے رجسٹری کرا کر یہ اشتہار بھیجے جاتے ہیں۔ تا اس کے بعد مکفرین کو کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اگر بعد اس کے مکفرین نے مباہلہ نہ کیا۔ اور نہ تکفیر سے باز آئے تو ہماری طرف سے ان پر حجت پوری ہوگئی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہوگا۔ کہ ہم مکفرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۳۰ شوال ۱۳۱۰ھ

---

## اعلان عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

## اس مباہلہ کی اہل اسلام کو اطلاع

## جو دہم ذی قعدہ روز شنبہ کو بمقام

## امرت سر عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر

## حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم ہوگا

اے برادران اہل اسلام کل دہم ذیقعد کو بمقام مندرجہ عنوان میاں عبدالحق غزنوی اور بعض دیگر علماء جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ اس عاجز سے اس بات پر مباہلہ کرینگے۔ کہ وہ لوگ اس عاجز کو کافر اور دجال اور بے دین اور دشمن اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھتے ہیں۔ اور اس عاجز کی کتابوں کو مجموعہ کفریات خیال کرتے ہیں۔ اور اس طرف یہ عاجز نہ صرف اپنے تئیں مسلمان جانتا ہے۔ بلکہ اپنے وجود کو اللہ اور رسول کی راہ میں فدا کئے بیٹھا ہے۔ لہذا ان لوگوں کی درخواست پر یہ مباہلہ تاریخ مذکورہ بالا میں قرار پایا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہوجائیں۔ کیونکہ میں یہ دعا کروں گا۔ کہ جس قدر میری تالیفات ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں۔ اور نہ میں کافر ہوں۔ اور اگر میری کتابیں خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں۔ تو خدا تعالےٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے۔ جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر میں کافر ہوں۔ اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت بُرے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے۔ اور میں ایسی زندگی سے ہزار دل بیزار ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں۔ تو خدا تعالےٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دیگا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہوگی۔ اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعد کو ۹ بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں۔ والسلام۔

راقم خاکسار غلام احمد قادیانی عفی اللہ عنہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ

---

# احمدی مشن،

## حضرت مسیح موعود کے کارنامے

### تیسرا کام

اس سے گذشتہ مضمون میں ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں اسلام کی اور مسلمانوں کی کیا سے کیا حالت ہو جائیگی۔ مسلمان تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائینگے۔ قرآن برائے نام اور اسلام اسی طور پر رہ جائیگا۔ مساجد خراب اور ہدایت سے بے بہرہ ہونگی۔ اسلام کے علماء۔ زمین کی مخلوقات میں سے سب سے بدتر ہونگے۔ مسلمانوں میں بہت سی بدعات جاری ہو جائینگی۔ اسلام اصل اسلام نہ رہیگا بلکہ اس میں بہت سی ملونی مل جائیگی۔ لوگ قرآنی آیات کو توڑ موڑ کر اپنا مطلب نکالنے لگیں گے۔ ہر فرقہ قرآنی آیات اور احادیث کو اپنی تائید کے لئے پیش کریگا۔ مسلمان اپنے اندر بہت سی اور باتیں پیدا کر لینگے اور اس طور پر اسلام کو ایسی بدنما صورت میں غیروں کے سامنے پیش کرینگے۔ کہ لوگ اس سے متنفر ہونے شروع ہو جائینگے۔ اس لئے آنے والے مسیح کا ایک یہ کام بھی مقرر ہوا۔ کہ اسلام کو لوگوں کی پیدا کردہ غلطیوں اور الحاقات بیجا سے پاک کر کے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے۔ خلق اللہ کے سامنے رکھے کیونکہ اسے حکماً عدلاً کی حیثیت میں بھیجنا مقدر تھا۔

اس کام کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ اس کی تفصیل میں جانا تو باعث طویل ہوگا۔ اور نہ ہی اس چھوٹے سے مضمون میں اس کا سما جانا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں چند موٹی موٹی باتیں بیان کرنے پر ہی اکتفا کروں گا۔

### قرآن کریم اور حدیث

بعض مسلمان کہلانیوالے یہ خیال کرنے لگ گئے تھے۔ کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اور وہ قرآن مجید کو اپنی تفسیر اور توضیح کے لئے حدیث کا محتاج سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کا بطلان ثابت کیا۔ اور اصل بات بتائی۔ کہ قرآن کریم ہر ایک وجہ سے احادیث پر مقدم ہے۔ اور احادیث کی صحت اور عدم صحت پرکھنے کے لئے وہ ایک کسوٹی ہے

پھر بعض مسلمانوں میں یہ خیال پایا جاتا تھا۔ کہ قرآن کریم میں تقدیم و تاخیر پائی جاتی ہے۔ آپ نے اس کا بھی ازالہ کیا۔ پھر بعض لوگ یہ بھی خیال رکھتے تھے۔ کہ مقطعات قرآنی کے کوئی معنی نہیں۔ اور یہ زوائد میں سے ہیں۔ لیکن حضورؑ نے ان کے معارف و حقائق کو بھی دنیا کے سامنے رکھدیا۔ پھر بعض مسلمان قرآن کریم کی بعض آیات کو منسوخ مانتے تھے۔ لیکن حضورؑ نے اس شبہ کا بھی ازالہ کیا اور بتایا۔ کہ قرآن مجید کی ایک آیت بھی منسوخ نہیں۔ پھر حضرت مسیح ناصری کے دوبارہ آنے کے لوگ منتظر تھے۔ اور اس کو آسمان پر اب تک ایک غیر متغیر حالت میں مانتے اور اسے اُمت محمدیہ کی اصلاح کرنے کے آخری زمانہ میں آسمان سے اتارتے تھے۔ آپؑ نے ان سب باتوں کا قرآن مجید کی روشنی میں قلع قمع کیا۔ اور اس کو ایسے دلائل و برہان سے ثابت کیا۔ کہ لوگوں کو جلد اپنی جہالت کا علم ہو گیا۔ اور پیش کردہ دلائل کو توڑنے کی تاب نہ لا سکے۔ پھر مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین گردانتے ہوئے۔ آپؐ کے بعد سلسلہ نبوت کو منقطع مانتے تھے۔ اور اس طرح اسلام کی تعلیم کی صریح مخالفت کرتے تھے حضورؑ نے اس غلط عقیدہ کی جڑوں کو کھوکھلا کیا۔ اور زبردست دلائل سے ثابت کیا۔ کہ امت محمدیہ نبوت کا انعام پا سکتی ہے۔ اور بطور دلیل کے اپنے آپ کو پیش کیا۔ کہ خدا نے اسی اُمت میں سے مجھے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا۔ اور اس گمراہی کے عالم میں بغرض اصلاح کے مبعوث کیا۔ غرضیکہ اس طرح آپؑ نے بہت سے اختلافی مسائل کو حل کر دیا۔ اور اس طور پر اسلام کی اصل تعلیم کو لوگوں کے آگے رکھا۔ اور مرور زمانہ سے جو گرد و غبار اسلام کے نوشنما چہرے پر جم گئی تھی۔ آپؑ نے دھو کر پھر اسے صیقل کر دیا۔

(محمد عبداللہ زیروی متعلم مدرسہ احمدیہ)

---

## رعایتی اعلان کی ۵ مارچ ۱۹۳۱ء تک معیاد بڑھا دی گئی ہے

جن کتابوں کا رعایتی اعلان ماہ رمضان المبارک کے لئے کیا گیا تھا۔ ان میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے بہا نادر خزانہ کی میعاد رعایت بعض احباب کی خواہش پر ۵ مارچ تک کر دیگئی ہے۔ جن دوستوں نے ابتک اس سے فائدہ نہ اٹھایا ہو وہ اس میعاد کے اندر اس خزانہ نایاب کو حاصل کرنے میں جلدی کریں۔

وہ رعایتی اعلان یہ ہے:-

### تبلیغ رسالت کا رعایتی اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ وہ ہے۔ جو حضورؑ نے مخالفین اسلام و سلسلہ پر اتمام حجت کیلئے بذریعہ اشتہارات فرمایا۔ یہ اشتہارات کا وہ مجموعہ ہے۔ کہ جو زمانہ کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ آج ان کو اگر کتابی صورت میں محفوظ نہ کر دیا جاتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ آئندہ آنیوالی نسلیں اس نعمت غیر مترقبہ سے قطعاً محروم رہ جاتیں۔ الحمد للہ کہ خدا نے اس خدمت کی انجام دہی کی خاکسار ایڈیٹر فاروق کو توفیق بخشی۔ کہ میں نے پندرہ سال کی لگاتار تلاش سے حضور کے اشتہارات مختلف لوگوں اور متفرق مقامات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پیغامی مشن،

## خواجہ صاحب کی تازہ تصنیف "مجدد کامل" پر

## ایک نظر اور مکاشفات خواجہ کی لطیف تعبیر

یادش بخیر۔ خواجہ صاحب نے عرصہ دراز کے بعد ایک دو مکاشفات کی بنا پر پھر اس سم قاتل خامہ فرسائی کی تکلیف فرمائی ہے۔ جس سے بچنے کے لئے صرف آپ ہی محتاط رہے۔ بلکہ اوروں کو بھی شد و مد سے منع کرتے رہے۔ خواجہ صاحب موصوف چونکہ ایک خطرناک بیماری میں عرصہ سے مبتلا ہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بقول بعض ان کے حالی و موالی کے ان کے مزاج و دماغ میں کسی قدر نہ بیان ہو سکنے والا تغیر بھی پیدا ہو گیا ہے۔ اور زیادہ تر ان کی اس تازہ تصنیف کے انداز بیان سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ اس تندرست خواجہ کی قلم کا نتیجہ نہیں۔ جو کئی سال پیشتر تھا۔ کیونکہ اس میں کوئی جدت طرازی نہیں پائی جاتی۔ اور نہ ہی خیالات اور اختراعات میں کوئی آمد ہے۔ جو کچھ بھی ہے۔ آورد ہی آورد ہے۔ گویا یہ رسالہ ان پرانے فرسودہ اور بے بہودہ خیالات کا مجموعہ ہے۔ جو سولہ سال پیشتر ان کے اپنے رسالہ "اندرونی اختلافات" میں اور جو مولوی محمد علی صاحب اور دیگر اہل پیغام کے مختلف رسالوں اور مضمونوں میں بتکرار شدید آ چکے ہیں۔ اور جن کی تردید در تردید ہو چکی ہے۔

قبل ازیں کہ میں ان کی کتاب پر کچھ لکھنا شروع کروں۔ ناظرین کو خواجہ صاحب موصوف کے ان مکاشفات سے تعارف کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ احباب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہونگے۔ اور دراصل یہی مکاشفات ہی خواجہ صاحب کی اس تصنیف نیف کی صفائی کے لئے کافی و وافی ہیں۔

### خواجہ صاحب کا پہلا مکاشفہ

خواجہ صاحب موصوف کے پہلے مکاشفہ کا لب لباب یہ ہے۔ کہ:۔

"خواجہ صاحب کے خیمہ میں حضرت مسیح موعود۔۔۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی داخل ہوئے حضرت صاحب چونکہ پرانی وضع کے لباس میں جو لٹھہ یا کھادی کا تھا۔ ملبوس تھے۔ اس لئے خواجہ صاحب نہیں پہچان سکے۔ مگر حضرت میاں صاحب کو فی الفور پہچان لیا۔ جب وہ دونو بزرگ خواجہ صاحب کی چارپائی کے قریب آئے تو حضرت صاحب کو بھی پہچان لیا۔ حضرت مسیح موعود کا چہرہ غمگین تھا۔ خواجہ صاحب کے دریافت کرنے پر حضرت صاحب نے خشمناک ہو کر خواجہ صاحب کو فرمایا۔ کہ یہ نوجوان کسی کی نہیں مانتا۔ جو اس کے دل میں آتا ہے کرتا ہے۔ تم بتلاؤ۔ کہ تم نے کیا کیا؟ تم میرے پاس آیا کرتے تھے۔ میرے حالات کا ترجمہ کیا کرتے تھے۔ اب تم نہیں کرتے" اس کے بعد آپ یعنی حضرت مسیح موعود تشریف لیگئے۔ اور ان کے ساتھ میاں محمود بھی چلے گئے۔

### تعبیر مکاشفہ

خواجہ صاحب کے اس مکاشفہ پر اور تو کوئی ایمان لائے یا نہ لائے۔ مگر میں تو سچے دل سے ایمان لاتا ہوں۔ کہ اس مکاشفہ کا لفظ لفظ حق و حکمت سے بھرا ہوا ہے اور بالکل افتراء سے محفوظ ہے۔

ایہا الاحباب۔ یہ مکاشفہ اگرچہ مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ تاہم میں اپنے ذوق کو پورا کرنے کے لئے مختصراً کچھ لکھے دیتا ہوں۔

خواجہ صاحب کا حضرت صاحبؑ کو ایک غیر معروف اور سادہ لباس میں دیکھنا بقول خواجہ صاحب "حضرت صاحب کی اپنی حالت تو نہیں ہے۔ بلکہ وہ وہ حالت ہے۔ جو اس وقت لوگوں کی نگاہ میں انکی جماعت کی ہے" (صفحہ ۱۲۶ مجدد کامل) خواجہ صاحب کے ان اجتہادی فقرات میں اوّل فقرہ تو صحیح ہے۔ مگر دوسرا فقرہ امر واقعہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ کیونکہ لوگوں کی عام نگاہ میں جماعت احمدیہ بلحاظ اپنے کام و نام کے یگانۂ زمانہ سمجھی گئی ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ کہ وہ وہ حالت ہے" جو خواجہ صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ کو سم قاتل سے تشبیہہ دینے سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی کس قدر عزت و عظمت ہے چونکہ سوائے انبیاء اور مجددین کے باقی عوام کی خوابیں اور مکاشفات عام طور پر خواب بین کی ذاتیات سے تعلق رکھا کرتی ہیں۔ اس لئے (گستاخی معاف) یہ خواجہ صاحب کی کج فہمی یا سابقہ وکیلانہ ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے۔ جو خواجہ صاحب نے یہ غلط اجتہاد اپنے دل سے گھڑ کر اپنے تئیں تسلی دیدی۔ کیونکہ اس غلط اجتہاد کی تردید مکاشفہ کا اگلا حصہ کر رہا ہے۔ کہ خواجہ صاحب حضرت صاحبؑ کو نہیں پہچان سکے۔ ورنہ کیا مجال تھی۔ کہ خواجہ صاحب جیسا خاص الخاص اور بقول خود "لاڈلا مرید" حضرت صاحبؑ کو نہ پہچان سکے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے خواجہ صاحب کو اس علالت میں خطرناک تنبیہہ فرمائی ہے۔ کہ تمہارے سب دعوے لاڈلہ پن کے غلط اور سیاہ جھوٹ ہیں۔ تمہیں تو ابھی تک اس مجسم صداقت کی معمولی معرفت بھی حاصل نہیں ہوئی۔ ورنہ تم اس طرح انکی تبلیغ کو سم قاتل نہ سمجھتے۔ بلکہ بموجب فرمودہ حضرتؑ۔ حضرت صاحبؑ کے وجود کو ہی زندہ اسلام کے ثبوت میں پیش کرنا ضروری سمجھتے (الحکم بدر ۱۹۰۶ء) اور بقول قبلہ محمد علی صاحب کہ جب ۱۹۰۶ء میں غیر احمدیوں کی طرف سے تحریک ہوئی کہ "رسالہ ریویو میں حضرت مرزا صاحبؑ کے دعاوی کا ذکر نہ ہوا کرے۔ تو سب کو نفی میں جواب دیا گیا" (ریویو مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲۱) آپ اس فعل شنیع کا بھول کر بھی ارتکاب نہ کرتے۔

اسی طرح قبلہ محمد علی صاحب ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"افسوس تو یہ ہے۔ کہ وہ (غیر احمدی) نہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردہ ایمان پر قانع ہیں۔ بلکہ زندہ اسلام سے ایسی نفرت ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ گوارا بھی نہیں کرتے۔ کہ زندہ اسلام کا نام ان کے سامنے آئے . . . . اسلام کا فخر یہ تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ فضیلت تھی۔ کہ تمام انبیاء سابقین کی وحی منقطع ہو گئی۔ اور ان کے معجزات قصوں کے رنگ میں رہ گئے۔ اور ان کی امتیں خالی ہاتھ رہ گئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ وحی منقطع ہوئی۔ اور نہ معجزات پیچھے رہ گئے۔ بلکہ آنحضرت کی کامل پیروی کرنے والوں کو وہ برکات اس زمانہ میں بھی اسی طرح ملتی ہیں جس طرح گذشتہ زمانہ میں ملتی تھیں۔ اگر واقعی اسلام کے دائرے کے اندر عقائد کی اصلاح کا نام لینا گناہ میں داخل اور اشاعت اسلام کے مفہوم کے خلاف ہے۔ تو اسلام کا خدا حافظ۔" (صفحہ ۱۲۰ ریویو ۱۹۰۶ء)

(۱) اقوال طیبہ اور اعتقادات حقہ کی بنا پر تو خواجہ صاحب جیسا "لاڈلا مرید" حضرت مرزا صاحب کے ذکر خیر سے ہی اپنے ہر ایک لیکچر اور ہر ایک آرٹیکل کو مزین کرتا۔ نہ کہ سرے سے موقعہ بہ موقعہ انکار اور مخفی کرنے کو قرین مصلحت سمجھتا رہتا۔ اور اس ذکر خیر کو بار بار فرقہ بندی اور فرقی اختلاف اور تفرقہ اندازی سے موسوم کر کے اپنی برأت اور بریت پیش کرتا رہتا۔ کیا یہ لاڈلوں اور مخلصوں اور فنافی الشیخ ہونے والوں کے کام ہوتے ہیں۔ خواجہ صاحب لاڈلہ کہلانے کو روئے باید۔ اسی برتے پر آپ اپنے تئیں حضرت صاحبؑ کا شاگرد رشید اور لاڈلا اور مخلص مرید قرار دیتے ہوئے حضرتؑ کے لنڈنی کشف کا مصداق ٹھہراتے ہو۔ جن پرندوں کو بقول خود آپ نے گرفتار کیا۔ ان کے سامنے تو اپنے مجدد کی ہستی کو سم قاتل جتلاتے ہو۔ پھر کون عقلمند آپ کے نوگرفتاروں کو حضرت صاحبؑ کا شکار قرار دیگا۔ جبکہ ان کے سامنے تو تم نے بقول قبلہ محمد علی حضرت صاحبؑ کے نام کو چھپا کر مردہ اسلام پیش کیا۔ کیونکہ حضرت صاحبؑ والا زندہ اسلام ظاہر کرنے سے روہیلی سنہری دلائل مانع رہے۔ پس اس خلف الرشیدی اور سعادت مندی پر تم کس منہ سے حضرت صاحبؑ کی معرفت اور کامل شناخت کا دم بھر سکتے ہو۔ آپ کے ان غیر مخلصانہ کارناموں کی بناء پر اللہ تعالےٰ نے آپ کو تنبیہاً بذریعہ مکاشفہ سمجھایا۔ کہ تم حضرت صاحبؑ کو اولڈ فیشن اور بے ضرورت وجود سمجھکر سم قاتل ٹھہراتے ہو۔ اور بجائے زندہ اسلام کے مردہ اسلام لوگوں کے سامنے پیش کر کے پھر اشاعت اسلام کے دعویدار بنے بیٹھے ہو۔ یہ فعل عبث ہے۔ اور جو کچھ تم نے اب تک کیا۔ وہ نہ کئے کے برابر ہی نہیں۔ بلکہ خدا کے غصہ کو بھڑکانے کا موجب ہوا ہے۔ مگر یہ نوجوان (میاں محمود) اولوالعزم ہے۔ تمہارے جیسے مردہ اسلام کے حامی مشیروں میں سے کسی کی نہیں مانتا جو کبھی ایبٹ آباد سے اپنا مشورہ بھیجتے رہے ہیں۔ اور کبھی لاہور سے اور کبھی خفیہ ٹریکٹوں کے ذریعہ اس کو سمجھاتے ہیں۔ اور کبھی ڈراتے ہیں کہ اگر ہمارا کہنا نہ مانو گے۔ تو جماعت کا کثیر حصہ الگ ہو جائیگا۔ اور کبھی روٹھکر کہتے ہیں۔ کہ میں اکیلا ہی نہیں۔ بلکہ میرے ساتھ جماعت کا بڑا حصہ نکل جائیگا۔ غرضیکہ ہر ممکن سے ممکن طریق سے اس نوجوان پر رعب ڈالا گیا۔ مگر وہ ایسا اولوالعزم ہے۔ کہ شروع سے اخیر تک ایسے مخلصوں میں سے کسی کی بھی نہیں مانتا۔ اور جو کچھ خدا اس کے دل میں ڈال دیتا ہے کر گذرتا ہے۔ اور اس نوجوان کی کارگذاری کی قبولیت کی علامت یہ ہے۔ کہ یہ نوجوان ہر وقت میرے دم کے ساتھ ہے ایک دم کے لئے بھی مجھ سے جدا نہیں ہوا۔ اور نہ آئندہ جدا ہوگا۔ اور تم یہاں باہر خیمہ میں تنہا اکیلے بیمار پڑے ہو۔ تم نے میرے لئے کچھ نہیں کیا۔ اور جو کچھ تم اس وقت تک اشاعت اسلام کی لاف زنی کرتے ہو سب حبطت اعمالھم کا مصداق ہیں۔ اسلئے اب بھی باز آؤ۔ اور زندہ اسلام کی اشاعت اس طرح کرو۔ کہ میرے دعاوی و دلائل اسی رنگ میں ترجمہ کر کے بیرونی ممالک میں پیش کرو۔ جس رنگ میں میری حین حیات میں تم مجھے سمجھتے تھے۔ اور جس زور اور شد و مد سے تم صحیفہ اصفیہ اور بنگال کی دیوی . . . . . کے زمانہ میں میرے نام کی تبلیغ کرتے تھے۔ ورنہ تم یقین کر لو۔ کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ کیونکہ اگر اسی مردہ اسلام کی اشاعت کرنی مقصود ہوئی۔ تو پھر ڈاکٹر عبدالحکیم خاں میں اور تم میں کیا فرق رہا۔ وہ بھی اسی بات پر پیٹتا مر گیا کہ میں اپنے دعاوی و دلائل کو چھوڑ کر خالص غیر احمدیوں والا اسلام ریویو میں بیان کروں۔ کیونکہ زندہ اسلام پیش کرنے سے تفرقہ کی خلیج وسیع ہوتی ہے۔ سو بعینہٖ خواجہ صاحب! یہی آپ کا حال ہے۔ اسلئے مکاشفہ حرف بحرف سچا ہے۔ بدون آپ کی لمبی چوڑی قسموں کے مجھے تو اس مکاشفہ کی صداقت پر یقین ہو گیا ہے۔

## خواجہ صاحب کا دوسرا مکاشفہ

اسی طرح خواجہ صاحب موصوف نے اپنا دوسرا مکاشفہ یوں رقم فرمایا ہے۔ کہ:۔

"میں ایک رفیع الشان عمارت کے باہر کھڑا تھا۔ کہ اچانک ایک شخص اس کے دروازے سے نکلا۔ جو مجھے کسی عدالت کا اردلی نظر آیا۔ اور وہ نہایت ہی خوف زدہ تھا۔ جب وہ میرے نزدیک آیا۔ تو وہ حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب تھے۔ انہوں نے مجھے اس افسردگی میں اشارہ کیا۔ کہ میری طلبی اندر ہوئی ہے اس سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ اور میں ان کے قدم بقدم مکان میں داخل ہوا۔ اندر جا کر میں نے ایک نہایت ہی رعب افزا دربار دیکھا۔ دروازے کے سامنے ایک عظیم الشان تخت تھا۔ جس کے دائیں بائیں تخت سے کوئی نصف گز نیچے اعلیٰ قسم کے عربی دیوان (یعنی گدے والی میزیں) تھے . . . . . اس تخت پر کوئی نہایت ہی جلال و سیاست والی ہستی متمکن تھی۔ لیکن کوئی شکل مجھے نظر نہ آتی تھی . . . دائیں طرف کے دیوان پر امرائے دربار اعلیٰ سے اعلیٰ لباس میں ملبوس تھے۔ جن میں سے بعض میرے آشنا تھے۔ لیکن سیاست شاہی کچھ ایسی غالب تھی۔ کہ یہ شناخت بھی خوفزدہ آنکھوں کے ذریعہ ہوئی۔ مگر کسی کو اشارہ تک کی جرأت نہ ہوئی۔ تخت کے سامنے ملزموں کے ٹھیرانے کی جگہ تھی۔ اور میں کسی حکم کے ماتحت اس جگہ کی طرف گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

.... اور وہاں کھڑا ہو گیا۔ اور میرے ہمراہ حضرت مولوی صاحب (محمد علی) تھے۔ بائیں دیوان پر میں نے عملہ دربار کو پُرشکوہ لباس میں دیکھا۔ اسی عملہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ الرحمۃ تخت کے قریب بطور ہیڈ سرِ رشتہ دار بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن میں نے انہیں بھی حالت خشیت میں پایا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہم پر کوئی مقدمہ ہے اور اس عدالت عالیہ میں ہم بحیثیت ملزم کھڑے ہیں اور اہل دربار فیصلہ کے منتظر ہیں۔ ... میں نے کوئی آواز نہیں سنی۔ لیکن میں نے سمجھا کہ صاحب عرش نے کوئی حکم دیدیا ہے۔ جس کے سنانے کے لئے حضرت مرزا صاحب اٹھے۔ انہوں نے نہایت غضبناک آواز میں حکم سنایا۔ پہلے وہ ہم دونوں (میرے اور مولوی صاحب محمد علی) کی طرف مخاطب ہوئے۔ اور کہا "تم کیوں کسل اور غفلت میں ہو اسے چھوڑو" اس کے بعد وہ کچھ خاموش ہوئے۔ اور پھر وہ مجھ سے مخاطب ہوئے۔ اور کہا۔ جا اور میرے حالات کے متعلق کتاب لکھ۔ یہ ارشاد کچھ ایسا پُرجلال آواز میں تھا۔ کہ اس نے اہل دربار کے خوف کو اور بھی بڑھا دیا۔ اور سب کی آنکھیں جھک گئیں۔

میں نے مولوی صاحب کی طرف اور انہوں نے میری طرف حالت ارتعاش میں دیکھا۔ انہوں نے اشارہ فرمایا۔ کہ یہاں سے نکلو۔ کہ آسمان چھٹکارا ہوا۔ چنانچہ ہم دونو لرزاں و ترساں اس دربار سے باہر آئے"

## حقیقت مکاشفہ ثانی

قبلہ خواجہ صاحب کا یہ مقدس مکاشفہ بھی محتاج تشریح نہیں جلی کردہ الفاظ اس مکاشفہ کی حقیقت پر بہت زیادہ روشنی ڈال رہے ہیں۔ تعجب ہے۔ کہ میاں محمود تو بموجب مکاشفہ ۱۹۱۰ء کے حضرت صاحبؑ کے ساتھ ساتھ رہیں۔ اور ایک بار بھی ان سے لزموں اور مجرموں والا سلوک نہ ہو۔ حالانکہ اس نے جماعت کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اس نے اہل قبلہ کی تکفیر سے دنیا میں تھلکہ مچا دیا اس نے خاتم النبیین کے بعد حضرت مرزا صاحبؑ کو کامل نبی گردان کر اسلام کی حقیقت کو ملیامیٹ کرنا چاہا۔ مگر برعکس اس کے قبلہ گمان خواجہ صاحب اور محمد علی صاحب جو اشاعت اسلام کے غم میں مر مٹے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحبؑ کے عقائد صحیحہ کی ترویج اور باطل عقائد کی تردید میں شب و روز گھل گھل کر مثل پانی کے بہ گئے ہیں۔ قبلہ خواجہ صاحب نے حضرت صاحبؑ کی لنڈنی پیشگوئی کو اپنے وجود باجود کو جوکھوں میں ڈالکر اور کامیاب وکالت کی چلتی گاڑی کو روک کر سمندر پار جاکر پورا کیا ہے۔ اور سینکڑوں بلکہ غالباً ہزاروں سفید پرند اور سفید بھیڑیں شکار کر کے ہضم بھی کر چکے ہیں۔ اور اسی اشاعت اسلام کے ہم و غم میں عرصہ سے ایک مہلک بیماری میں مبتلا بھی ہو گئے۔ جس کا غیر متناہی اثر دل و دماغ پر اب تک آپ کے رفقاء تبلاتے ہیں۔ ادھر قبلہ محمد علی صاحب نے محض اشاعت اسلام کے درد کی خاطر قادیان جیسی پر امن بستی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہکر پیغام بلڈنگ کے پُرفضا گڑھے میں رہنا پسند کیا۔ اور خلافت و امارت کی دنیاوی خواہشات اور جذبات پر لات مار کر ایک تنہائی اور گمنامی کی زندگی اختیار کی۔ اور اس عرصہ میں تفسیر القرآن کا ہتم بالشان کام بھی بصرف زر کثیر اور شب و روز کی محنت شاقہ سے سرانجام دیا ہے۔ اور ۵۰ اور ۶۰ روپیہ کے حساب سے مفت کے دام لیکر اس گنج بے بہا کو محض اشاعت اسلام کی خاطر لٹا رہے ہیں۔ اور اپنے سابقہ خیالات جو وہ مارچ ۱۹۱۰ء کے ریویو میں ایڈیٹر وطن کو مخاطب کر کے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ "ہائے افسوس ہم کو یہ کہا جاتا ہے کہ تم اتفاق نہیں کرتے۔ مگر کیا اس بات پر اتفاق کر لیں۔ کہ اسلام ایک مردہ مذہب ہے۔ اور اس کو دوسرے مذاہب پر کوئی فوقیت اور مابہ الامتیاز نہیں ..... اگر واقعی اسلام کے دائرے کے اندر عقائد کی اصلاح کا نام لینا گناہ میں داخل اور اشاعت اسلام کے مفہوم کے خلاف ہے۔ تو اسلام کا خدا حافظ۔ ہاں مولوی انشاء اللہ خانصاحب اور ان کے ناظرین کا یہ حق تھا۔ کہ وہ یہ لکھتے۔ کہ یہ عقائد جن کو ہم پیش کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ نہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ نہ اس میں انعامات اور برکات پائے جاتے ہیں۔ جو ہمیشہ اولیاء اللہ کو ملتے رہے۔ نہ بزور شمشیر دین کا پھیلانا بُرا ہے۔ نہ یہ امت خیر الامم ہے۔ یہ جو بار بار کہا جاتا ہے۔ کہ ان عقائد کو پھیلاؤ جس پر تمام مسلمان متفق ہوں۔ مجھے تو اس کا مطلب سمجھ نہیں آتا" ص ۱۲

اتنے قیمتی اور باغیرت خیالات کو قبلہ مولوی صاحب نے یکسر طاق نسیان میں رکھکر اپنوں سے توڑ اور غیروں سے جوڑنے کی ٹھان لی۔ محض اشاعت اسلام کے جذبہ میں۔ کیونکہ اشاعت اسلام کا یہی طریق خدا اور رسول اور حضرت مسیح موعود (سابق علیہ السلام اور حال علیہ الرحمۃ) کو پسند ہے۔ پس اندریں حالات ہماری عقل و فہم اس کو سمجھنے سے بکلی قاصر ہے۔ کہ کرے ڈاڑھی والا۔ اور پکڑے جائیں مونچھوں والے خدائے قدوس جلیل ارحم الراحمین اور علیم خبیر ہستی کے دربار میں اس قسم کی اندھیر نگری قطعاً ناممکن ہے ادھر مکاشفہ بھی قبلہ خواجہ صاحب جیسے مقدس انسان پر ان دنوں وارد ہوا ہے۔ جبکہ بوجہ علالت کی طوالت کے انسان خواہ کیسا ہی دنیا میں منہمک کیوں نہ رہا ہو۔ اس وقت رجوع بہ حق اور موت کو سامنے کھڑی دیکھکر توبۃ النصوح کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ اس لئے لامحالہ اس مکاشفہ کی صداقت میں انکار کرنا تو میرے نزدیک کفر کی حالت تک پہنچا دیگا اور ماننا پڑے گا۔ کہ قبلہ گمان خواجہ صاحب اور محمد علی صاحب کی یہ ۱۵ سالہ مساعی جمیلہ خدا اور رسولؐ اور مسیح موعودؑ کے نزدیک مساعی رذیلہ ہیں۔ گویا وہ کالعدم ہو کر کسل اور غفلت کی مجسمہ تصویر ہیں۔ اور پھر اس مکاشفہ میں ایک قسم کی پیشگوئی بھی موجود ہے۔ کہ غالباً زمانہ ماسبق کی خدمات اور قربانیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے باوجود اس کسل و غفلت بھری جدوجہد کے جو اسلام کے لئے بجائے نفع مند ہونے کے نقصان کا موجب ہوئی ہیں۔ ہر دو بزرگان قوم کو اور مہلت دی گئی ہے کہ خواجہ صاحب بیماری سے نجات پاکر پھر اپنا قلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اہلِ زبان ہونگے۔ اسلئے ان کو یہ موقعہ اور مہلت دی گئی۔ کہ مضیٰ ما مضیٰ۔ اس کسل و غفلت کو چھوڑ دو اور اب میرے حالات کے متعلق کتاب لکھ۔ یہ پُر جلال ارشاد اور پہلے مکاشفہ کے الفاظ "کہ تم میرے پاس آتے تھے۔ اور میرے حالات کا ترجمہ کرتے تھے" بالکل موافق و مطابق ہیں۔ گویا اللہ تعالےٰ نے دو مرتبہ قبلہ خواجہ صاحب کو بحالت علالت ان کی غلطی پر تنبیہ کیا۔ حالت بیماری بھی ایک طرح ملزمانہ حالت ہوتی ہے کیونکہ بیماری اور تکلیف بما کسبت ایدی کے نتیجہ میں آتی ہیں۔ تو بیمار ہونا ایک طرح ملزمانہ حالت میں گرفتار ہو کر اللہ تعالےٰ کے دربار میں ملزمانہ کٹہرے میں کھڑا ہونے کے برابر ہے۔ پس حضرت خواجہ صاحب نے بالکل بجا اور درست دیکھا۔ کہ آپ ملزمانہ حیثیت میں گرفتار ہو کر مجرموں کے کٹہرے میں کھڑے کئے گئے تھے

پس ان ہر دو مکاشفات کی تفصیل معلوم کرنے پر خواجہ صاحب موصوف اور قبلہ محمد علی صاحب کا فرض تھا۔ کہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر تلافیٔ مافات کرتے۔ اور اب اس تھوڑے وقفۂ زندگی کو سراسر حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ میں مصروف کر دیتے۔ اور حضرت صاحبؑ کے ہر وقت کے ساتھی میاں محمودؓ کی زیر قیادت حقیقی خدمت اسلام شروع کر دیتے۔ کیونکہ مکاشفہ ۱ میں حضرت صاحبؑ نے خواجہ صاحب قبلہ کو کھول کر بتا دیا ہے۔ کہ میں اور میاں محمود ایک ہیں۔ میاں محمود تو کام کرتا ہے۔ اور تم دونوں نے کچھ نہیں کیا بوجہ کسل اور غفلت میں تم نے اتنا طویل عرصہ گذار دیا ہے۔ گویا میاں محمود کی مخالفت کرنا میری مخالفت کرنا ہے۔ مگر افسوس اور صد افسوس۔ کہ قبلہ خواجہ صاحب نے ان مکاشفات سے بجائے فائدہ اٹھانے کے مجدد کامل لکھکر جادۂ ضلالت اور راہ ہلاکت اختیار کر لی ہے۔ جو ان کے لئے کسی طرح بھی اچھے ثمرات کا موجب نہ ہو گی۔ اور مجھے ان سے اس بارے میں بے حد ہمدردی ہے۔

(باقی آئندہ)

(فخر الدین احمدی ملتانی)

# دیانندی مشن

## حق و باطل کا معیار

عام ہندوؤں کی طرف سے عموماً اور آریہ مسافروں کی طرف سے خصوصاً یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وید ست و دیاؤں کا بھنڈار ہے۔ اور الہامی پستک ہے اسلئے میں اپنے بھولے بھٹکے تمام ویدک دھرمی بھائیوں کی بہتری و بہبودی کے لئے حضرت کرشن ثانی مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے ویدک معیار پیش کرتا ہوں۔ اور اپنے ویدک دھرمی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ پکشپات کو تیاگ کر گھمبیر تا پورک میرے بچنوں پر نظر ڈالیں۔ امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ان پر حق عیاں ہو جائیگا عرض ہے:۔

"ایک ودوان پرش اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ جھوٹا اور سچا بچن ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں دونوں میں جو ستیہ ہے۔ ادھک سرل ہے۔ اسکی پرمیشور (سوم) رکھشا کرتا ہے۔ اور جو جھوٹ ہے۔ اس کا ناش کرتا ہے۔"

(رگوید منڈل ۷۔ سوکت ۱۰۴۔ منتر ۱۲)

مذکورہ بالا وید منتر میں ویدک پرمیشور نے یہ کھول کر بیان کر دیا ہے۔ کہ پرمیشور ہمیشہ نیک اور سچے انسان کی مدد کرتا ہے۔ اور جو انسان جھوٹ بولتا ہے۔ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بیان کر دیا ہے۔ کہ اگر دو انسان حق اور ناحق کا فیصلہ چاہنے کے لئے مقابلہ کریں۔ تو پرمیشور ہمیشہ ادھک سرل یعنی جو سچائی اور حق کا طرفدار ہے۔ یا جو صرف اور صرف حق کا پرستار ہے۔ اس کی رکھشا یعنی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو انسان شیطان کا پرستار ہے۔ اور دنیا میں گمراہی پھیلانا چاہتا ہے۔ خدا اس کو تباہ و برباد کرتا ہے۔

پس ہم مذکورہ بالا ویدک معیار کو جب حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے پرکھتے ہیں۔ تو روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس معیار پر پورے اترتے ہیں۔ اور پرمیشور نے ان کو کامیاب کر کے بتا دیا ہے۔ کہ حضرت کرشن ثانی جناب میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ میں حق پر ہیں۔

آریہ سماج پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں پنڈت لیکھرام پشاوری اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ کو تمام آریوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ان کو معلوم ہو جائے۔ کہ خداوند تعالےٰ نے کس عمدگی کے ساتھ جھوٹے کا ناش کر کے حق کا بول بالا کیا۔ لیکھرام اپنے مقصد میں ناکام مر گیا۔ اور اپنے خون سے یہ شہادت دے گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں ؎

موت لیکھو بڑی کرامت ہے
پر سمجھتے نہیں یہ شامت ہے

(آریوں کا خیر خواہ صوفی دین محمد احمدی از گوجرانوالہ)

# فاروق کی خریداری پر ایک اور رعایت

جو دوست فاروق کے واسطے چار خریدار نئے سالانہ چندہ ادا کرنے والے ۲۵ مارچ تک عطا فرما دینگے۔ ان کو سال بھر تک فاروق مفت بلا کسی چندہ کے ملتا رہیگا۔ اور ان چاروں خریداروں کو خریداری سالانہ پر دو۔ دو روپیہ کی انعامی کتب تبلیغ رسالت و تقیید صحیح بطور انعام الگ دی جائینگی۔ اسلئے دوست کوشش فرما کر چار چار نئے خریدار جو چار روپیہ سالانہ چندہ ادا کریں عطا فرما کر اس مزید رعایت سے مستفید ہوں۔ اور اگر چھ ماہ کی خریداری والے چار خریدار دینگے تو اس پر بھی خریدار دینے والے صاحب کو چھ ماہ تک فاروق مفت بھیجا جائیگا۔ اور نئے خریداروں کو ایک روپیہ کی انعامی کتب ہدایات زرین۔ انعام بھی دیجائینگی۔ محصول ڈاک کتابوں کا ذمہ خریداران ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عیسائی مشن

## مسیحی معجزات پر ایک تنقیدی نظر

(از برادرم محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل قادیانی)

### عیسائیوں کا تبلیغی انہماک

وہ زمانہ گیا۔ جب بڑے بڑے پادری لمبے جُبّے پہنے اور ہاتھ میں عصا لئے "خداوند مسیح" کی الوہیت کا درس نہ صرف گرجاؤں اور کلیساؤں میں دیا کرتے تھے بلکہ "شوارع عام" اور "گذرگاہوں" میں بھی کھڑے ہو ہو کر یہی بے سُرا راگ الاپتے رہتے تھے۔ کہ "یسوع مسیح" دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اور عالم کی نجات صرف اسی ایک بات میں ہے۔ کہ آپ کی صلیبی موت پر ایمان لایا جائے۔ اور یہ یقین رکھا جائے۔ کہ خدا نے اپنا "اکلوتا" بیٹا جو محض بے گناہ بے قصور اور سراسر معصوم تھا۔ اپنی مخلوق پر کرم فرماتے ہوئے اور ان کے گناہوں کو دھونے کے لئے صلیب پر قربان کر دیا۔ ہر چند یہ مسئلہ عقل و فہم سے کوسوں دور۔ دانش اور دور اندیشی سے قطعاً بعید اور عقلمند طبائع کے لئے بھی ازحد مغلق اور لا ینحل عقدہ تھا۔ مگر "یسوع" کی بھیڑیں کب اسے چھوڑ سکتی تھیں۔ انہوں نے حسب مثل مشہور کہ "خربوزے کو دیکھکر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے" جب دیکھا کہ ہمارے عمائد دین اور مذہب کے سرکردہ بھی صرف اسی کا درس دنیا عیسویت کی بنیاد تصور کرتے ہیں۔ تو انہوں نے بھی شور مچایا۔ اور چاہا۔ کہ لوگوں کو اپنے دام تزویر میں گرفتار کیا جائے۔

### خدائے ذوالجلال کا دستِ تصرف

وہ زمانہ جسے گذرے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اسکی دھندلی سی تصویر اب بھی ذہنوں میں مرتسم ہے۔ گاؤں گاؤں میں طوفانِ بے تمیزی برپا تھا دوسری طرف عیسائی مردوں اور عورتوں کے "ٹنڈی دل" منڈلاتے نظر آتے تھے۔ انہوں نے سمجھا تھا۔ شاید ان کی مساعی بار آور ہوں۔ اور ممکن تھا وہ ساری دنیا کو اپنے مذہب میں شامل کر لیتے۔ مگر اسلام کا محافظ چونکہ وہ خدا تھا۔ جو زندہ القادر اور الحفیظ خدا ہے۔ اس نے جب دیکھا۔ کہ عیسائیت کے نام لیوا قصر محمدیت پر بھی تثلیث کا جھنڈا گاڑنا چاہتے ہیں۔ اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کو تاریکی کے بادلوں میں چھپانیکی کوشش میں ہیں۔ اور اس شخص کی غیر معلوم لائف دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی لائف کا پتہ ہی نہیں کہ وہ کس ماحول میں اور کہاں کہاں گذری۔ اس نے ایسے نازک وقت میں دجالی فتن کو پاش پاش کرنے کے لئے اور نورِ وحدت کا جلوہ دنیا کو دکھانے اور احد۔ الصمد اور لم یلد ولم یولد خدا کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے قادیان کی بستی میں اپنے ایک پیارے کو مبعوث فرمایا۔ وہ عظیم الشان جرنیل جب آسمانی ملائک کی افواج کیساتھ شیطنت کے سرکردوں کے مقابل میں سینہ سپر ہوا۔ تو یسوع کے ماننے والے اس آفتاب کی تابناک شعاعوں کی تاب نہ لاکر اندھیرے کونوں میں جا گھسے۔ اور میدان چھوڑ کر اپنی فوجوں کو پیچھے کر دیا۔ اور حکم دے دیا۔ کہ کوئی شخص اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے پہلوانوں کے مقابلہ میں اکھاڑہ میں مت اترے۔ دنیا نے دیکھا جو قصہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ کہ یا تو وہ حالت تھی۔ کہ پادریوں نے مسلمانوں کا ناک میں دم کر دیا تھا۔ اور یا پھر یہ حالت ہوئی۔ کہ اب احمدیوں سے یہ عیسائی ویسے ہی بھاگتے ہیں۔ جیسے کہتے ہیں لاحول سے شیطان

### میدان مقابلہ سے عیسائیوں کا فرار

"یسوع مسیح" بھی بروئے انا جیل ایسی حالت میں رہے تھے۔ کہ انہیں اپنے سر چھپانے کی جگہ بھی نہ ملی۔ خود ان کا اقرار ہے:۔

"لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں۔ اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے لیکن ابن آدم کیلئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں" متی ۸/۲۰

بعینہٖ اسی طرح موجودہ زمانہ میں بھی جب مسیح محمدی دنیا میں نازل ہوا۔ تو پہلے مسیح کے مصنوعی حواریوں کا محمدی مسیح کے حواریوں کے مقابلہ میں دلائل و براہین اور حق و راستی کے میدان میں وہی حال ہو گیا کہ انہیں اپنے سر چھپانے کی جگہ نہیں ملتی۔ احمدی مبلغین کیا احمدیہ جماعت کا ہر فرد ایک چمکتی ہوئی تلوار ہے۔ جس کے مقابل پر ان کے بوسیدہ دلائل ویسے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ہیں۔ جیسے گاجر یا مولی۔ یہ خدا کی نصرت و تائید جہاں احمدیت کی صداقت کی زندہ دلیل ہے۔ وہاں اس امر کا بھی یقینی ثبوت ہے۔ کہ جوں جوں احمدیت پھیلے گی۔ توں توں انشاء اللہ عیسائیت مٹتی جائیگی۔ اور چونکہ ہم خدائی وعدوں کے ماتحت یہ کامل یقین رکھتے ہیں۔ کہ ایک دن دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہو گی۔ اور جو باقی مذہب ہیں وہ قطعاً بے حقیقت ہو جائیں گے۔ تو یقیناً ہمیں اس بات پر بھی کامل یقین ہے۔ کہ ضرور وہ دن آئیگا جب عیسائیت کی جگہ محمدیت اور احمدیت لے لیگی۔ اور نہ صرف عیسائیت کی جگہ بلکہ ہر مذہب کی جگہ۔ خواہ وہ آج یہ سمجھتا ہو۔ کہ اس کا مٹنا قطعاً ناممکن ہے:

پس عیسائیت ہمارا شکار ہے نہ کہ صیاد اور وہ بے جان ہے نہ کہ جاندار۔ انشاء اللہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی دین۔ وہی دین جس کا نام اسلام ہے۔ جس کا دوسرا نام احمدیت ہے۔ کیونکہ محمد و احمد دو وجود نہیں۔ بلکہ ایک ہی جوہر کے دو نایاب ٹکڑے ہیں:

### آخری سانس

بہرحال عیسائیت کا زور اگرچہ ٹوٹ چکا ہے۔ اور اس کی کمر خم ہو گئی۔ اور اس کے چہرے پر ہزال و لاغری کی وجہ سے جھریاں پڑ گئیں۔ اور عالم شباب سے گذر کر اب موت کا جام پینے کے لئے وہ طیار ہے۔ تاہم کچھ رمق سی ضرور باقی ہے۔ کچھ سسکیاں ہے جو لیتی ہے۔ آخری سانس ہیں۔ جو دم توڑتے وقت بعض دفعہ زور سے اور بعض دفعہ آہستہ سے نکلتے ہیں۔ ارادہ ہے۔ اس نیم جان مریض کے اس علاج کے لئے جس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہتر اب کوئی علاج نہیں۔ یعنی اسے جلد سے جلد فنا اور عدم کی میٹھی نیند میں سلانے کے لئے چند خوراکیں تیار کی جائیں۔ تا تیمارداروں کو بھی آسانی ہو جائے۔ اور مریض بھی خس کم جہاں پاک کے مطابق دنیا کو مفید اور کارآمد وجودوں کے لئے خالی کر دے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ٭

## عیسائیت کا انوکھا عقیدہ

عیسائی کہتے ہیں۔ خواہ دل سے یا زبان سے مگر ہر حال کہتے ضرور ہیں۔ کہ "یسوع مسیح" خدا کا بیٹا ہے۔ خدا کا "بیٹا" کہنے سے ان کی یہ منشا نہیں ہوتی۔ کہ وہ "باپ" سے کچھ کم درجہ رکھتا ہے۔ بلکہ منشا یہ ہے۔ کہ جس طرح بمطابق الولد سر لابیہ باپ کی خو بو اور شکل وصورت بیٹے میں عود کر آتی ہے۔ اسی طرح کی جملہ صفات "یسوع مسیح" میں پائی جاتی ہیں۔ گو نسل انسانی میں تو بعض دفعہ بیٹا اپنے باپ سے شکل وصورت اور عادات واطوار میں جدا بھی ہوتا ہے۔ مگر یہ "بیٹے" وہ ہیں۔ جو اگرچہ باپ سے پیدا تو نہیں ہوئے۔ مگر کمالات میں اپنے باپ سے برابر کے حصہ دار ہیں۔ یہ بات اگر سمجھ میں نہ آسکے۔ تو "بینیائی دماغ" بقول ایک پادری صاحب کے سمجھنے سے معذور ہیں۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسیح بھی دلائتی دماغ نہیں رکھتے تھے۔ پس عیسائی کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح جنہیں ہم تو مسیح ہی کہتے ہیں۔ مگر وہ "یسوع" خدا تھا۔ خدا کا بیٹا تھا۔ اقنوم ثانی تھا۔ اور "کلوتا" تھا جو دنیا میں نازل ہوا۔

## الوہیت مسیح پر ایک غیر معقول دلیل

جس طرح دنیا میں طریق ہے کہ جب کوئی شخص اچھا یا برا احمقانہ یا فرزانہ بقائمی ہوش وحواس ایک دعوی کرے۔ تو اس سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ جناب اس پر دلیل کیا؟ اسی طرح جب عیسائیوں سے یہ سوال کیا جائے۔ کہ کہنے کو تو کہدیا۔ کہ مسیح خدا ہیں۔ مگر ثبوت بھی تو بتلایئے۔ تو عموماً عیسائی پادری اور غیر پادری سب اس کا جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ مسیح کو ہم اسلئے خدا کہتے ہیں۔ کہ اس سے ایسے عجیب وغریب معجزات ظاہر ہوئے۔ جو انسانی قدرت ومقدرت سے قطعاً بالا اور برتر ہیں۔ اور تم خود ہی بتاؤ۔ کہ وہ شخص جس سے ایسے ایسے عجائبات ظہور پذیر ہوں جنہیں کوئی بھی انسان نہ دکھلا سکے۔ تو ایسی ہستی کو اگر ہم انسانوں سے بالا مرتبے کا قرار نہ دیں۔ تو ہم کیا کریں۔ مجبور ہیں۔ پس یسوع کی الوہیت کے دلائل بیان کرتے وقت منجملہ دیگر دلائل کے ایک یہ بھی دلیل عیسائی منادوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہے۔ کہ ہم اسلئے انہیں خدا کہتے ہیں۔ کہ ان سے وہ کچھ معجزات ظاہر ہوئے۔ جو انسانی طاقت سے بالا تھے۔

ہمیں اس وقت ان معجزات کی تفصیل میں جانیکی ضرورت نہیں۔ جو حضرت مسیح سے ظاہر ہوئے۔ کیونکہ یہ آگے ذکر کیا جائیگا۔ امر اول جس کا ہم یہاں ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ یسوع کی الوہیت کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کرنا۔ کہ اس سے معجزات عجیبہ وغریبہ کا ظہور ہوا۔ اتنی بڑی غلطی اور نادانی یا یہ کہہ دیجئے کہ سادگی اور "بھولا پن" ہے۔ کہ بے اختیار یہی مصرع ورد زبان ہو جاتا ہے ؎

لڑتے ہیں پر ہاتھ میں تلوار تک نہیں

## معجزات الوہیت کا ثبوت نہیں

وجہ یہ ہے۔ کہ بائیبل سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہے اور ہم اسی ذیل میں انشاء اللہ اس پر شواہد مہیا کرینگے۔ کہ صدور معجزات الوہیت کا ثبوت نہیں۔ بلکہ نہ صرف یہ کہ الوہیت کا ثبوت نہیں بلکہ صدور معجزات سے کوئی شخص نبی بھی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ یہاں تک کہ محض معجزات کے دکھلانے کی وجہ سے کوئی شخص راستباز نیک اور پاک بھی ثابت نہیں ہو سکتا پھر کیا یہ تعجب نہیں۔ کہ جب بائیبل سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔ کہ معجزات جھوٹوں بلکہ فریبی اور مکار لوگوں سے بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ تو پھر کس منہ سے کہا جاتا ہے۔ کہ چونکہ یسوع سے بہت کچھ معجزات ظاہر ہوئے اس لئے وہ خدا تھا۔ اگر معجزات سے خدائی ثابت ہو سکتی ہو۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد ہم سب سے پہلے لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ مگر بائیبل بتاتی ہے۔ نہ ایک مرتبہ بلکہ بکرات ومرات کہ معجزات کی وجہ سے کسی شخص کو خدا مت کہو۔ بلکہ اسے نبی بھی نہ کہو۔ بلکہ اسے نیک اور پاک اور راستباز بھی مت جانو۔

## عہد قدیم سے حوالجات

ہم نے کبھی وہ بات نہیں کہی۔ جس کی دلیل ہمارے پاس نہ ہو۔ اور کیوں ہم ایسی بات کہیں۔ جب کہ حق ہمارے پاس ہے۔ بائیبل کھولیں اور پڑھیں وہاں صاف لکھا ہے:۔

"اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو۔ اور تمہیں کوئی نشان یا معجزہ دکھلائے۔ اور اس نشان یا معجزے کے مطابق جو اس نے تمہیں دکھایا بات واقع ہو۔ اور وہ تمہیں کہے آؤ ہم غیر معبودوں کی جنہیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں۔ اور ان کی بندگی کریں۔ تو ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھریو۔ کہ خداوند تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے تا دریافت کرے۔ کہ تم خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے دوست رکھتے ہو۔ کہ نہیں"

(استثناء ۱۳ تا ۳)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ بسا اوقات ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص نبوت کا دعوی کرے۔ اور پھر معجزات بھی دکھلائے۔ مگر وہ باطن میں راستباز اور صادق نہ ہو۔ کیونکہ پھر تعلیم وہ ایسی دیگا۔ جو دین وحدت کے خلاف ہوگی۔ اور اس تعلیم سے ظاہر ہو جائیگا۔ کہ اسکے معجزات محض فریب کاری کے لئے تھے۔ نہ کہ لوگوں میں خدا کی حقیقی محبت پیدا کرنے کی غرض سے۔ پس جبکہ ایسے لوگ بھی معجزات دکھلا سکتے ہیں۔ اور پھر ان کے مکاشفات و الہامات کا وقوع بھی ہو سکتا ہے جیسے کہا گیا ہے۔ کہ:۔

"اس نشان یا معجزے کے مطابق جو اس نے تمہیں دکھایا بات واقع ہو"

تو ظاہر ہے۔ کہ محض معجزات کسی شخص کی صداقت کا معیار قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ پس جب معجزات سے ایک شخص نبی بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہئے۔ کہ ایک جھوٹا شخص بھی معجزات دکھا سکتا ہے۔ تو محض معجزات کی وجہ سے مسیح کو خدا ماننا اگر "اندھیر نگری اور چوپٹ راجہ" والی بات نہیں تو اور کیا ہے

## ساحروں کے کرشمے

یہ تو استثناء کا فتوی تھا۔ اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"خروج" دیکھئے۔ وہاں سے بھی یہی کچھ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں ساحروں نے بھی بالکل ویسے ہی معجزات دکھلائے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزات دکھائے تھے۔ اب یہ تو بالکل ظاہر ہے۔ کہ "جادوگر" جو موسیٰ کے مقابل پر آئے تھے۔ وہ مومن تو قطعاً نہیں تھے۔ پس اُن کا بھی مقابل پر ویسے ہی معجزات دکھانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ معجزات کا صدور الوہیت کا ثبوت تو الگ رہا۔ ایمان کا بھی ثبوت نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"تب موسیٰ اور ہارون فرعون کے آگے گئے اور انہوں نے وہ جو خداوند نے انہیں فرمایا تھا۔ کیا ہارون نے اپنا عصا فرعون اور اس کے خادموں کے آگے پھینکا۔ اور وہ سانپ ہوگیا۔ تب فرعون نے بھی داناؤں اور جادوگروں کو طلب کیا۔ چنانچہ **مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا۔ کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا عصا پھینکا۔ اور وہ سانپ ہوگیا**" (خروج ۷ باب ۱۰ تا ۱۲)

اسی طرح لکھا ہے:۔

"تب موسیٰ اور ہارون نے جیسا خداوند نے فرمایا تھا۔ کیا اس نے عصا اٹھایا اور دریا کے پانی پر فرعون کی آنکھوں اور اس کے نوکروں کی آنکھوں کے سامنے مارا۔ اور دریا کا پانی سب لہو ہوگیا۔ اور دریا کی مچھلیاں مرگئیں۔ اور دریا بدبو ہوگیا۔ اور مصر کے لوگ دریا کا پانی نہ پی سکے۔ اور مصر کی ساری زمین میں لہو ہوا۔ تب مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا" (خروج ۷ باب ۲۰ و ۲۱)

پھر لکھا ہے۔

"خداوند نے موسیٰ کو فرمایا۔ کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا ہاتھ عصا کے ساتھ نہروں اور دریاؤں اور حوضوں پر بڑھا اور مینڈکوں کو ملک مصر پر چڑھا۔ چنانچہ ہارون نے مصر کے پانی پر ہاتھ بڑھایا۔ اور مینڈک چڑھ آئے اور مصر کی زمین چھپا دی۔ **اور جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا۔ اور مصر کی زمین پر مینڈک چڑھائے**" (خروج ۸ باب ۵ و ۷)

ان ہر سہ حوالجات سے یہ بات وضاحت کے ساتھ ثابت ہو رہی ہے۔ کہ بروئے بائیبل معجزات ایسی چیز نہیں۔ جن کی بناء پر کوئی شخص تختِ الوہیت پر متمکن کیا جاسکے۔ ورنہ پھر ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ عیسائی دنیا موسیٰ کے زمانہ کے جادوگروں کی الوہیت کا بھی ساتھ ساتھ اقرار کرے۔ مگر وہ کبھی ایسا نہیں کریگی۔

حقیقت یہی ہے۔ کہ "عہد قدیم" کے ان مرقومہ بالا حوالجات سے یہی عیاں ہے۔ کہ معجزات کا صدور نہ صرف یہ کہ الوہیت کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اور نہ صرف یہ کہ نبوت کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ کسی شخص کے ایمان اور معمولی تقویٰ کا بھی ثبوت نہیں ہوسکتا کیونکہ جادوگروں نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے مقابل پر ویسے ہی معجزات دکھلائے۔ حالانکہ ساری دنیا جانتی اور تسلیم کرتی ہے۔ کہ وہ جادوگر مومن نہیں تھے۔ پس کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ہم محض معجزات کی وجہ سے یسوع کو خدا کا بیٹا مان لیں۔

## بدکاروں سے صدور معجزات

اب تک جس قدر حوالجات میں نے پیش کئے ہیں۔ یہ عہد قدیم سے مستنبط ہیں۔ مگر اب عہد جدید سے بھی اسی قسم کے حوالجات میں پیش کرنا چاہتا ہوں:۔ حضرت مسیح اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں۔ کہ جب قیامت کا دن آئے گا۔ تو:۔

"اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزات نہیں دکھائے اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دونگا۔ کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ **اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ**" (متی ۷ باب ۲۲)

اس ارشاد سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی جنہیں مسیح نہیں جانتا۔ یعنی جو مسیح کے اوامر و احکام سے روگردانی اختیار کرتے ہیں۔ بلکہ **بدکار لوگ بھی معجزات دکھا سکتے ہیں**۔ پس محض معجزات کی بنا پر الوہیت کا اثبات قطعاً ناممکن ہے۔ دوسرے موقع پر حضرت مسیح پھر فرماتے ہیں:۔

## جھوٹوں سے صدور معجزہ

"اگر کوئی تم سے کہے۔ کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے۔ تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے۔ اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے۔ کہ اگر ممکن ہو۔ تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں" (متی ۲۴ باب ۲۳ و مرقس ۱۳ باب ۲۲)

گویا جھوٹوں سے بھی ایسے عجیب و غریب معجزات صادر ہوسکتے ہیں۔ جو برگزیدوں کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیں۔ "مرقس" سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ لکھا ہے:۔

"یوحنا نے اُس سے کہا (یعنی یسوع مسیح سے) اے استاد ہم نے ایک شخص کو تیرے نام سے بدروحوں کو نکالتے دیکھا۔ اور ہم اُسے منع کرنے لگے۔ کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا تھا" (مرقس ۹ باب ۳۸)

گویا باوجود مسیح پر ایمان نہ رکھنے کے اور باوجود "حواریوں" یسوع کی اقتداء کا دم بھرنے کے پھر بھی وہ اس قدر رتبہ رکھتا تھا۔ کہ بدروحوں کو نکال دیتا۔ اور بیماروں کو تندرست کر دیتا تھا۔ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ معجزات کسی کی الوہیت تو کجا۔ اس کے مومن ہونے کا بھی ثبوت قرار نہیں دیئے جاسکتے۔

## مکذبین مسیح سے صدور معجزات

حضرت مسیح اپنے اشد ترین معاندین یعنی یہود نامسعود سے بھی مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:۔

"اگر میں بدروحوں کو بعلزبول کی مدد سے نکالتا ہوں۔ تو تمہارے بیٹے کس کی مدد سے نکالتے ہیں۔ پس وہی تمہارے منصف ہونگے" (لوقا ۱۱ باب ۱۹)

معلوم ہوا۔ کہ یہودی بھی جو مسیح کے سخت دشمن تھے۔ ویسے ہی معجزات دکھاتے اور اُسی طرح بدروحوں کو نکالا کرتے تھے۔ جیسے حضرت مسیح نکالتے۔ کیونکہ ان کا اقبال ہے۔ کہ اگر میں (شیطانوں) کے سردار کی مدد سے یہ کام کرتا ہوں۔ تو تمہارے بیٹے کس کی مدد سے نکالتے ہیں"۔ پس جب ایک یہودی بھی اور ایک "خداوند مسیح" پر ایمان نہ لانے والا انسان بھی ویسے ہی معجزات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکھا سکتا ہو۔ جیسے ایک مومن باللہ یا مومن بالمسیح انسان یا جیسے خود حضرت مسیح۔ تو کس قدر تعجب ہوگا۔ کہ انہی معجزات کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو خدا قرار دیدیا جائے۔ مگر دوسروں کو اس فخر سے محروم رکھا جائے آخر یہ غیر منصفانہ طریق کیوں؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

**جادوگر سے صدور معجزہ**

"اعمال" میں بھی ایک ایسے ہی شخص کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنے جادو کے زور سے ایسے ایسے زبردست معجزات دکھلایا کرتا تھا۔ کہ ہر کہ دمہ اُسے خدا کی "بڑی قدرت" کہتے تھے۔ لکھا ہے:۔

"اس سے پہلے شمعون نام ایک شخص اس شہر میں جادوگری کرتا تھا۔ اور سامریہ کے لوگوں کو حیران رکھتا۔ اور یہ کہتا تھا۔ کہ میں بھی کوئی بڑا شخص ہوں۔ اور چھوٹے سے بڑے تک سب اس کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تھے۔ کہ یہ شخص خدا کی وہ قدرت ہے۔ جسے بڑی کہتے ہیں۔ وہ اس لئے اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ کہ اُس نے بڑی مدت سے اپنے جادو کے سبب ان کو حیران کر رکھا تھا" (اعمال ۸ باب ۹ تا ۱۱)

غور فرمائیں یہ شخص جادوگر تھا۔ مگر بایں ہمہ کسقدر معجزات دکھلانے میں یدطولیٰ رکھتا تھا۔

**جادوگرنی سے صدور معجزہ**

مگر یہ شخص تو جادوگر تھا۔ اب ایک "جادوگرنی" کا بھی قصہ سُن لیجئے۔ یہ بھی کچھ کم نہ تھی۔ بلکہ بقول "بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ" یہ جادوگر سے بھی دو قدم آگے ہی نکلی۔ کیونکہ وہ تو صرف یہ کیا کرتا تھا۔ کہ لوگوں کو حیران کر دیتا۔ اور اپنے حق میں خراج تحسین وصول کرتا۔ مگر یہ وہ تھی۔ کہ نہ صرف خراج تحسین وصول کرتی۔ بلکہ کچھ ٹکے بھی ساتھ ہی بٹورتی تھی۔ لکھا ہے:۔

"جب ہم دعا مانگنے کی جگہ جا رہے تھے۔ تو ایسا ہوا کہ ہمیں ایک لونڈی ملی۔ جس میں غیب دان روح تھی وہ غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لئے بہت کچھ کماتی تھی" (اعمال ۱۶ باب ۱۶)

جس جگہ مرد اور عورتیں جادوگر اور جادوگرنیاں موافق اور مخالف سب ایک ہی جیسے معجزات دکھاتے ہوں۔ وہاں "یسوع" کے متعلق یہ کہنا۔ کہ اُسے ہم اسلئے "ابن خدا" کہتے ہیں۔ کہ اُس نے معجزات دکھائے کتنی کوتاہ فہمی کا ثبوت ہے۔ ورنہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ جادوگر اور جادوگرنی بھی خدا کا بیٹا اور بیٹی تھی؟

**دجّال کے نشانات و معجزات**

ابھی اور لیجئے۔ "پولوس رسولی" دجال کی آمد کے متعلق جو کچھ لکھتا ہے۔ وہ بھی سُن لیجئے۔

فرماتے ہیں:۔

"اس وقت (یعنی مسیح کی آمد ثانی کے وقت) وہ بے دین ظاہر ہوگا۔ جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا۔ اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہوگی" (تھسلنیکیوں ۲ باب ۸ تا ۹)

گویا دجّال بھی جو سراسر "بیدین" ہوگا۔ اُس کی آمد بھی جھوٹی قدرت اور "نشانوں" کے ساتھ ہوگی۔ جب دجال نشانات دکھا سکتا ہے۔ تو مسیح بھی اگر نشان دکھائے۔ تو اس میں کونسی عجیب بات ہوگی۔ کہ ہم انہیں خدا قرار دے دیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

دجّال کے متعلق "مکاشفات" میں بھی اس حقیقت کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی آمد کے وقت بہت کچھ نشانات دکھائیگا۔ چنانچہ مکاشفہ میں یوں نظر آیا کہ:۔

"وہ بڑے بڑے نشان دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کر دیتا تھا" (مکاشفہ ۱۳ باب ۱۳)

**شیاطین سے نشان نمائی**

شیاطین کے متعلق بھی کہا گیا ہے۔ کہ وہ نشان دکھا دیا کرتے تھے۔ لکھا ہے:۔

"پھر میں نے اژدہے کے منہ سے اور اس حیوان کے منہ سے اور اُس جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتے دیکھیں یہ شیاطین کی نشان دکھانے والی روحیں ہیں" (مکاشفہ ۱۶ باب ۱۳ تا ۱۴)

**خلاصہ کلام**

بائیبل کے ان متذکرہ بالا تمام حوالجات سے جو عہد قدیم اور عہد جدید دونوں سے مستنبط ہیں۔ یہ بات علی رؤس الاشہاد ثابت ہو رہی ہے۔ کہ معجزات و عجائبات دکھانا یا نشاناتِ عجیبہ و غریبہ سے اہلِ عالم پر اپنا سکہ بٹھا دینا بروئے بائیبل کوئی ایسی انوکھی بات نہیں۔ کہ اس کی وجہ سے ہم صاحب معجزات کو دنیا کا اللہ اور معبود قرار دے سکیں۔ بلکہ غیب دانی کا اعجاز۔ بدروحوں کو نکالنے کا کرشمہ بائیبل کی رُو سے جھوٹا مسیح اور جھوٹا نبی بلکہ ایک بے ایمان اور کافر شخص بھی دکھا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ دجال بھی اپنے حیرت انگیز کرشموں سے ساکنانِ زمین کو حیران کر سکتا ہے۔ پس معجزات کا صدور بائیبل کی رُو سے ایمان کا بھی ثبوت نہیں۔ چہ جائیکہ ایسے شخص کو ہم "اقنوم ثانی" قرار دیں۔

جب حقیقت یہ ہے۔ تو نہ معلوم عیسائیوں کو کیا ہو گیا۔ کہ وہ یہی بودی اور کمزور برہان مسیح کے خدا ہونے کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کی اپنی "مقدس کتاب" تو بدکاروں کو بھی یہی شرف دے رہی ہے۔ پھر مسیح کو محض معجزات کی وجہ سے کیوں خدا کہہ رہے ہو۔ الیس منکم رجل رشید ؟

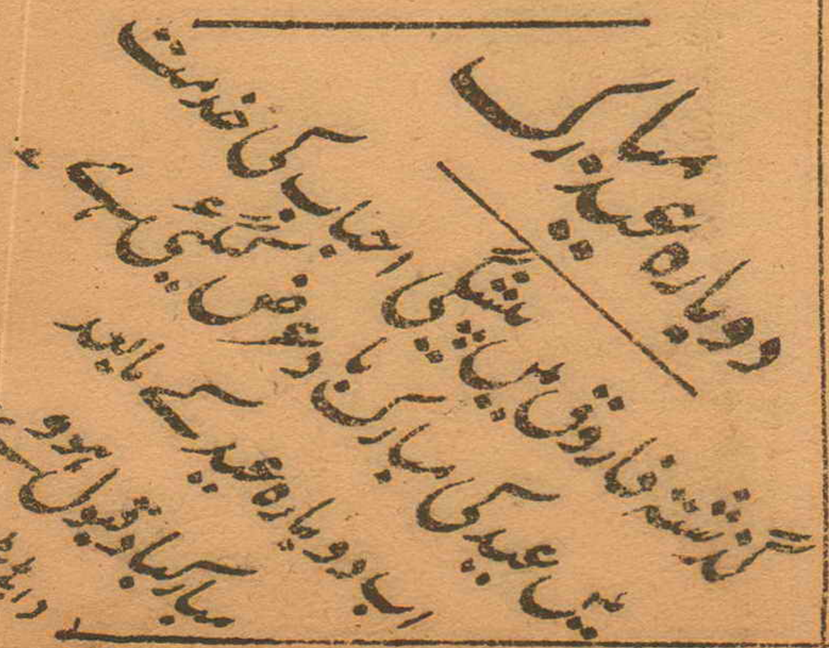


(رضیا، دارالاسلام پریس قادیان میں چھپا پھر مینیجر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)